سالانہ قومی سیرت النبیؐ کانفرنس تجاویز اور چند حقائق

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

وفاقی وزارت مذہبی امور ہر سال ۱۲/ربیع الاوّل کو اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے اس روایت کے آغاز سے طریقہ تھا کہ ملک کی اس واحد مذہبی کانفرنس میں ہر صوبہ سے سیرت نگاروں، علماء اور ریسرچ اسکالرز کو مدعو کیا جاتا تھا، یہ سلسلہ پچھلے چند سالوں سے محدود سے محدود تر کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کانفرنس کے انعقاد سے قومی و بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور حکومت پاکستان کا وقار بلند ہوتا رہا ہے۔ یہ کانفرنس اتحاد و یکجہتی کے نقطۂ نظر سے اور علماء و حکومت کے رابطہ کے حوالہ سے انتہائی مفید ثابت ہوئی ہے۔، اس سلسلہ میں چند تجاویز پیش خدمت ہیں:

- یہ کانفرنس سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے منعقد کی جاتی ہے لہٰذا اس میں فقط ان علماء و ریسرچ اسکالرز کو مدعو کیا جائے جنہوں نے سیرت طیبہ ﷺ پر قابل قدر کام کیا ہو، تاکہ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی ہو۔
- پچھلے چند سالوں سے سیرت کانفرنس مخلوط اجتماع کی شکل میں منعقد کی جارہی ہے، ۲۰۰۲ء کی کانفرنس میں علماء نے الگ الگ اجتماعات منعقد کرنے کا مطالبہ کیا تھا، لہٰذا آئندہ حسب سابق مرد و خواتین کی الگ الگ کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ خواتین سیرت کانفرنس کی صدارت بیگم مشرف یا بیگم شوکت عزیز کریں۔
- علماء و محققین کے ساتھ طلباء و طالبات سے بھی سیرت النبی ﷺ پر مقالات لکھوائے جائیں جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا، تاکہ طلباء و طالبات میں سیرت النبی ﷺ سے آگاہی، رواداری و اتحاد کا شعور بیدار ہو۔

معلوم ہوا ہے موجودہ ڈائریکٹر جنرل وزارت مذہبی امور حبیب الرحمٰن صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ جن افراد کو پچھلے چند سالوں سے سیرت النبی ﷺ کی تصانیف یا مقالات پر ایوارڈز مل چکے ہیں، ایسے افراد کو مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

اس کے اصل محرک ڈائریکٹر کے استاذ ڈاکٹر عبدالرشید کراچی یونیورسٹی تھے (واضح رہے موصوف انتہائی کرپٹ شخص ہیں موصوف کے خلاف بورڈ آف گورنرز نے موجودہ وائس چانسلر جامعہ کراچی کی سربراہی میں فیصلہ دیا ہے کہ موصوف آئندہ کیلئے کسی سرکاری منصب پر پرمننٹ یا ایڈہاک اہل نہیں ہیں اسلئے کہ کرپشن کا جرم ان کے خلاف ہائی کورٹ کے سابق جج کی سربراہی

میں قائم کمیٹی ثابت کر چکی ہے) یہ تجویز بظاہر بہت خوبصورت ہے لیکن اس کے پس پردہ سازش یہ ہے کہ چند سالوں سے سیرت النبی ﷺ پر شاندار علمی مقالات لکھے جارہے ہیں، ایسے مقالات جو اس سے قبل کبھی نہیں لکھے گئے، (مطبوعہ مقالات کا موازنہ کر کے خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے)، لہٰذا موصوف اور ان کے حواری جو کہ اپنی مقابلہ کی پوزیشن کھو چکے ہیں، اپنے دوبارہ انتخاب کے لئے چور راستہ کی تلاش میں ہیں، ایسے بچکانہ خیالات وتجاویز کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے تھی جیسا کہ میں اس سے قبل وفاقی وزیر کے نام لکھ چکا ہوں لیکن حبیب الرحمن صاحب نے ۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۵ء میں بدنیتی کی بنیاد پر یہ شق بڑھوادی تھی کہ جو لوگ پچھلے تین سال میں کسی بھی ایوارڈ کے لیے منتخب ہو چکے ہیں وہ مقابلہ کی کسی بھی کیٹگری میں حصہ نہیں لے سکتے اور ایسا ایک جعلی خط کی بنیاد پر اشتہار میں اضافہ کیا جس پر ملک بھر سے ریسرچ اسکالر نے احتجاج کیا موجودہ وفاقی وزیر و سیکریٹری مذہبی اُمور کی مداخت پر ۲۰۰۵ء اور ۲۰۰۶ء کے اشتہار میں خاتمہ ہوا۔

نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی یقیناً ہونی چاہئے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ صوبائی سطح پر حسب سابق تین انعامات مقالات پر دیئے جائیں تیسرا انعام حوصلہ افزائی کا ہو اور جس کی ایک دفعہ حوصلہ افزائی کی جائے تو دوبارہ نہ کی جائے تاکہ حسب سابق صرف غیر معیاری مقالات کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے اور چند نوجوان جو پچھلے چند سالوں سے شاندار مقالات پیش کر رہے ہیں ان کی حوصلہ شکنی بھی نہ ہو۔

- پہلے یہ طریقہ رائج تھا کہ ہر صوبہ سے مرد وخواتین کے (جدا جدا) تین تین کتابوں کے مصنفین ومقالہ نگاروں کو اوّل، دو، سوم انعام دیئے جاتے تھے، پچھلے چند سالوں سے یہ تعداد نصف کر دی گئی ہے، لہٰذا ضرورت ہے حسب سابق ترتیب کو پھر سے قائم کیا جائے۔
- مقالات وتصانیف کا جن افراد کو ایک سال ایگزامنر مقرر کیا جائے اس میں سے کسی کو دوسرے سال کے لئے ایگزامنر نہ بنایا جائے۔ (ایک سال کا وقفہ لازماً رکھا جائے)۔
- مقالات وتصانیف کے چار چار ایگزامنر مقرر کئے جائیں، لازماً سب کا تعلق الگ الگ صوبوں سے ہو، دو لازماً سیرت نگار ہوں دو معروف علماء یا صوبائی خطیب ہوں، تاکہ کوئی فرد ان سے رابطہ کر کے رزلٹ پر اثر انداز نہ ہو سکے۔

سیرت کانفرنس کے اشتہار کے جواب میں موصول شدہ تمام مستند وبا حوالہ لکھے گئے مقالات کو شائع کیا جائے، فقط من پسند افراد کے مقالات شائع کرنے کی پالیسی ختم کی جائے۔

- وزارت مذہبی امور جہاں مذہبی فرائض کی بجا آوری میں عوام کی رہنمائی کرتی ہے

وہیں نظریاتی رہنمائی بھی اس کی ذمہ داری ہے، لہٰذا وزارت کو اپنا ایک ترجمان رسالہ جاری کرنا چاہیئے، جو سہ ماہی یا ششماہی ہو، ایک شمارہ میں سیرت کے مقالات شائع کر دیئے جائیں دوسرے میں حج اور اس کی افادیت، طریقۂ کار وغیرہ پر اہل علم سے مقالات لکھوا کر شائع کر کے ہر حاجی کو مفت دیا جائے۔

- سیرت کانفرنس کی ۱۲ ربیع الاول کا ''پہلا سیشن'' جس میں صدر یا وزیر اعظم مہمان خصوصی ہوتے ہیں اسے ''قومی اسمبلی ہال'' میں رکھا جائے تاکہ یہ پروگرام شایان شان طریقہ سے منعقد ہو اور وزارت کے اخراجات میں بچت ہو۔
- آج سے تقریباً پندرہ سال قبل سیرت ایوارڈ کے لئے منتخب کئے جانے والے مقالہ نگاروں کو اول انعام پانچ ہزار، دوسرا انعام چار ہزار اور تیسرا انعام تین ہزار دینا قرار پایا تھا، اب تیسرا انعام ختم کر دیا گیا ہے جب کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود انعامات کی رقم میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے، حالانکہ اتنی رقم تو مقالہ کی کمپوزنگ، فوٹو اسٹیٹ، ڈاک پر خرچ ہو جاتی ہے
- یہ کتنی عجیب بات ہے مادر ملت پر لکھنے والے کو پہلا انعام پندرہ ہزار، دوسرا انعام دس ہزار، تیسرا انعام سات ہزار دیا جائے اور آٹھ خصوصی انعامات پانچ ہزار کے دیئے جائیں، اسی طرح پاکستان پر مقابلہ مصوری میں پہلا انعام پندرہ ہزار، دوسرا انعام دس ہزار، تیسرا انعام سات ہزار، آٹھ خصوصی انعامات، پانچ پانچ ہزار کے اس کے علاوہ مقرر کئے گئے ہیں۔

اسی طرح علامہ اقبال پر اور منشیات پر مقالہ نگاروں کے لئے پندرہ تا پچیس ہزار کی رقم کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں، ملکی شخصیات و موضوعات پر لکھنے والوں کی یہ قدر دانی اور محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ پر لکھنے والوں کی یہ ناقدری اور ثانوی درجہ کا سلوک انتہائی افسوس ناک ہے۔ لہٰذا سیرت نگاری پر پہلا انعام بیس ہزار روپے دوسرا پندرہ ہزار روپے، تیسرا دس ہزار روپے مقرر کیا جائے۔

اگر وزارت مذہبی امور انعامات کی رقم دینے کی متحمل نہیں ہے تو للہ درخواست کی جاتی ہے کہ پانچ ہزار چار ہزار رقم بھی ختم کر دی جائے تاکہ سیرت ایوارڈ، سیرت نگار، سیرت کانفرس کا تقدس پامال ہونے سے محفوظ رہے۔ ایوارڈ یافتگان کو صرف سند اور ایوارڈ دے دیا جائے جو لوگ سال میں صرف ایک مقالہ ایوارڈ و رقم کے حصول کے لئے لکھتے ہوں گے انہیں یقیناً تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ لکھنا بھی چھوڑ دیں، لیکن کم از کم سیرت النبی ﷺ کا تقدس تو قائم رہے گا۔

۲۰۰۷ء سیرت النبی کانفرنس کے موقع پر صدر جنرل پرویز مشرف نے اعلان کیا تھا چاروں صوبوں سے پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے انعام یافتہ مقالہ نگار و مصنفین کو سرکاری خرچ پر عمرہ پر بھیجا جائے گا یہ حکومت کی جانب سے بہت اچھا قدم ہے اس پر ہر سال عمل ہونا چاہئے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ صدر کے اس اعلان پر عمل نہیں کیا گیا سندھ سے مقالات میں پہلی پوزیشن ڈاکٹر حافظ محمد ثانی اور مولانا سعید احمد صدیقی نے حاصل کی اسی طرح خواتین میں پہلی پوزیشن مسز بشریٰ بیگ نے حاصل کی لیکن ان لوگوں کو نہ تو اعلان کردہ نقد انعامات دیئے گئے اور نہ ہی عمرہ پر بھیجا گیا جبکہ دیگر صوبوں سے بعض ایسے افراد کو عمرہ پر بھیجا گیا جنہوں نے فرسٹ پوزیشن نہیں حاصل کی تھی وزارت مذہبی امور کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ صدر مملکت کے اعلان کو بائی پاس کریں اس رویہ پر سندھ کے اہل قلم سخت احتجاج کا اظہار کرتے ہیں اور اس کے ازالہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔

❁ پچھلے پانچ سالوں سے ایوارڈ یافتہ مقالات کا خلاصہ مقالہ نگاروں کو پیش کرنے کا موقع فراہم نہیں کیا جا رہا، جو کہ مقالہ نگاروں کی حق تلفی ہے۔ مناسب ہوگا جن خواتین و حضرات کو اعزازی طور سے ایک سال مدعو کیا جائے انہیں دوبارہ نہ بلوایا جائے تاکہ دیگر لوگوں کو بھی کانفرنس میں شرکت کا موقع مل سکے

لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ خطیبوں کی تعداد چاروں صوبوں سے فقط چار رکھی جائے، دوسرا سیشن مقالہ نگاروں کے لئے مختص کیا جائے۔

❁ اسلام آباد کانفرنس میں چاروں صوبوں سے من پسند خواتین وحضرات کو مدعو کیے جاتا ہے جن کی نہ سیاسی حیثیت ہے نہ علمی نہ ذاتی اور یہ چہرے حبیب الرحمٰن وغیرہ کی پسند پر پانچ سالوں سے مستقل بلوائے جا رہے ہیں

بیشتر ایگزامنر اسلام آباد سے رکھے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک ایک فرد کو مختلف کیٹگری میں متعدد جگہ ایگزامنر بنایا جاتا ہے۔ بعض ایگزامنر وزارت کے ذمہ داروں کے دباؤ میں آکر پچھلے سالوں میں من پسند فیصلے دیتے رہے ہیں۔

جناب ڈاکٹر عبدالقادر خانزادہ وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور کو ان کی نئی وزارت پر سندھ کے اہل قلم علماء کرام مبارکباد پیش کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں مذکورہ بالا تجاویز پر عمل درآمد کرانے میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں اور اہل سندھ کو ان کا حق دلائیں بالخصوص وفاقی وزارت مذہبی امور کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کی پچھلے پانچ سالوں سے کی جانے والی کرپشن اور اقرباء پروری کے خلاف تحقیقاتی کمیٹی قائم کروائیں۔ اُمید ہے ان گذارشات پر توجہ دی جائیگی۔